مدینہ الرسول میں نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے میزبان

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالی عنہ

مصنف :۔ سید ریاض حسین شاہ

www.shahjee.net

ادارہ تعلیمات اسلامیہ
خیابان سید سیکٹر ۳ راولپنڈی

بنیادی عقیدہ

- اللہ ہمارا رب ہے' اور منزّہ عن العیوب ہے۔
- محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول اور معصوم عن الخطا ہیں۔
- قرآن مجید خدا کی کتاب' ہمارا ضابطہ حیات اور بے عیب ہے۔

انسان خطاؤں اور لغزشوں کا پتلا ہے۔اس حیثیت سے بہر حال یہ امکان رہتا ہے کہ وہ لکھتے ہوئے پھسل جائے ---- دورانِ مطالعہ اگر آپ اشارۃً یا صراحتہً کسی بھی انداز میں ہمارے درج بالا بنیادی عقیدہ کو مجروح ہوتا ہوا پائیں تو اس کو ہماری ذاتی کمزوری متصور کرتے ہوئے قلم زد کر دیجئے ہم اپنی عزّت' مقام اور جھوٹی اَنا کے مقابلہ میں ایمان کو بہر صورت ترجیح دیتے ہیں۔

* * * * *

نوٹ (منجانب :۔سائٹ ایڈمن)

محترم قارئین۔اگر آپ کو کسی کتاب/ مضمون میں کوئی ٹائپنگ کی لفظی غلطی نظر آئے تو برائے کرم ہمیں فوراً ای میل ایڈریس پر (کتاب/ مضمون کا نام بمع صفحہ نمبر) مطلع فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔اللہ عزوجل ہمیں ہر خطا سے محفوظ فرمائے اور جو غلطی ہوئی اُسے معاف فرمائے۔آمین

E-mail :- kamranis1@hotmail.com

kamran@shahjee.net

Website :- www.shahjee.net

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خالد بن زید سے کہہ دو کہ وہ نماز پڑھائیں

یہ آواز حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالی عنہ کی تھی۔آپ نے یہ الفاظ اس وقت ارشاد فرمائے تھے جب عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کے گھر کا باغیوں نے محاصرہ کرر کھا تھااور مسجد نبوی میں نمازی امام کے انتظار میں کھڑے تھے۔۔۔ صحابہ رضی اللہ تعالی عنہ جان نہ سکے کہ " خالد بن زید" کون ہیں۔جب صفوں سے یہ نام پکارا گیاتو سب منتظرین حیران ہو کراس وجیہہ اور خوبصورت چہرے کو دیکھنے لگ گئے۔ جنھیں وہ خالد بن زید کے نام سے زیادہ "ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالی عنہ" کی کنیت سے جانتے تھے۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالی عنہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رفیق سفر وحضر

راہ علم میں آبلہ پائی کے درد سے لذت آشنا غلام رسول

اتباع رسول کی روشنیوں سے نورمند عظیم صحابی

پیری کی حواس شکن عمر میں شباب زلیخا کی تصویر

حق گوئی کے خوف آفرین پل صراط پر شعلہ نظر برق سوار

اہل تاریخ نے سلسلہ نسب یوں بیان کیا ہے۔

خالد بن زید کلیب بن ثعلبہ بن عبد عوف خزرجی

آپ کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی ھند بنت سعد خزرجی تھا۔مولد مدینتہ الرسول اور سن ولادت ہجرت سے اکیس سال پہلے عام الفیل تھی۔آپ کے خاندان بنو نجار کو عربوں میں نہایت مقبولیت اور وقار حاصل تھا۔سعادتوں کی انتہا کہ یہی خانوادہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ننھیال ہونے کے فضل سے بہرہ مند تھا۔حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالی عنہ اس عظیم خاندان کے رئیس تھے۔

آپ کی زندگی کے افق پر سعادتوں اور تابندہ پختگیوں کا سورج اس وقت طلوع ہوا جب آپ حضرت مصعب رضی اللہ عنہ کی دعوتی سرگرمیوں کے نتیجہ میں اسلام کی چوکھٹ پر بوسہ زن ہوئے۔اسلام کے نور نے ان کے دل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے کی تڑپ پیدا کر دی۔زیارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا شوق ان کو ہمہ دم بے تاب رکھتا۔آپ ہمیشہ حضرت مصعب رضی اللہ عنہ سے پوچھتے جان کائنات کے حضور حاضری کب ہو رہی ہے۔

اعلان نبوت کا تیرھواں سال تھا کہ دل بے تاب سے اٹھنے والی آرزؤں کو مژدہ تکمیل سنایا گیااور ایک قافلہ جاں مست اور کاروان دنیا سوز رحمت عالمیاں صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور عاجزی دینے کے لئے روانہ ہوا۔پچھتّر افراد کے اس عظیم کارواں میں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالی عنہ بھی شامل تھے۔شب عقبہ کی تنہائیوں میں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالی عنہ اپنے باقی ساتھیوں کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست تقدیر بدل میں ہاتھ دے کر جو پیمان وفا باندھ رہے تھے وہ یہ تھا۔

خدائے بزرگ و برتر اور

www.shahjee.net

ربِ ذوالجلال کی قسم

ہم اپنی جانوں اور مالوں کے ساتھ

آپ کی حفاظت کریں گے

ہم نامرد نہیں

ہم نے تلواروں کے سایوں میں پرورش پائی ہے۔

رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کے لئے مدینہ کی طرف روانہ ہوئے تو راستے ہی میں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالی عنہ کی طرف سے ہزاروں سال پہلے لکھا ہوا تبع الحمیری کا خط ایک قاصد کے ذریعے پہنچا جسے پڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

مرحبا یا اخ الصالح

مرحبا اے میرے صالح بھائی

سوال یہ ہے کہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالی عنہ نے سالہا سال سے اپنے خاندان میں چلنے والی اس امانت کے پہنچانے کے لئے اسی وقت کا انتخاب کیوں فرمایا۔ سوائے اس توجیہہ کے اور کیا معقول وجہ ہو سکتی ہے کہ آمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشیوں میں مدینہ کے کوچہ و بازار بھی گویا جشن منا رہے تھے۔ وادی پر نور کا ہر ذرہ مسرتوں کی لہروں میں ڈوبا ہوا تھا۔ ہر گھر اور ہر در انتظار کے شوق میں "والضحی" کی روشنیوں سے جگمگا رہا تھا۔ لوگ بے پایاں شوق اور فراواں سینوں میں سجائے ہر صبح شہر سے باھر نکل آتے۔ درد انتظار میں سوز سے معمور اشعار پڑھے جاتے۔ بچیاں دف بجاتیں اور پُر درد گیتوں سے فضا لرزا ٹھتی۔ عشاق، رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد کرتے اور آنسو بہاتے۔ وہ لوگ جو چلچلاتی دھوپ میں سارا سارا دن حرہ کی گرمی میں زیارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا شوق لئے کاٹ دیتے ان میں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالی عنہ بھی ہوتے اور اس امید سے کہ میری تاریخی امانت کا حامل خط میرے شوق فراواں کا مظہر بن کر شاید مجھے میزبانی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے منتخب کروا دے۔

ایک روز دن کی روشنیوں کو رات کے اندھیرے الوداع کہنے کے لئے تیاری کر رہے تھے کہ ایک یہودی نے یہ آواز لگائی۔

"بنو قیلہ تمہارے صاحب آ پہنچے ہیں"

یہ آواز کیا ابھری کہ قبا و مدینہ کی فضائیں جھوم اٹھیں۔

نعرے گونجے

گیت تھرائے

دف بجے

بچوں نے مرحبا مرحبا کی صداؤں سے جنون وجذب کا عجب سماں باندھ دیا۔ قبا کی وادی حسن افروز نغموں کی صداؤں سے لبریز ہو گی۔

طلع البدر علینا

من ثنیات الوداع

وجبت شکر علینا

ما دعا للہ داع

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے چند دن قبا ہی میں قیام فرمایا اور پھر ضیائے حق اور نور رب یثرب کی طرف بڑھا اور اپنی نگاہ تز کیہ نواز سے اسے دھو کر رکھ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی قصوا پر سوار تھے۔ ہر شخص محو انتظار تھا کہ اسکی قیام گاہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں اپنا آستاں قرار دیں گے لیکن کوکبہ نبوی آگے ھی آگے بڑھتا جار ہا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمارہے تھے۔

خلوا سبیلها فانها ما مورة

اونٹنی کا راستہ چھوڑ دو یہ اللہ کی طرف سے مامور ہے۔

قصوا آگے بڑھتی گئی اور اس قطعہ ارض پر جا پہنچی جہاں لاکھوں فرشتوں کا نزول ہوتا رھتا ہے۔"مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم "کا جہاں بڑا دروازہ ہے بالکل اس جگہ پہنچ کر اونٹنی بیٹھ گئی لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نیچے نہ اترے۔ اونٹنی پھر اٹھی اور تھوڑی دور جا کر واپس آگئی اور پہلے والی جگہ پر پاؤں جما کر بیٹھ گئی۔ اس جگہ کے برابر میں مٹی سے بنا ہوا چھوٹا سا ایک گھر تھا جس میں دیناوی ساز وسامان کی بہتات نہ تھی۔ گھر کا مالک نہایت انکساری کے ساتھ کہہ رہا تھا۔" یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ مسکین ابوایوب انصاری کا گھر ہے اجازت ہو تو سامان اتار لوں۔" حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تسکین قلوب اور تالیف ارواح کے لئے قرعہ ڈلوایا اور حسن اتفاق کہ قرعہ پھر حضرت رضی اللہ تعالی عنہ کے نام نکل پڑا۔ اس پر حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالی عنہ اہلاً و سہلاً کہتے ہوئے اپنے گھر لے گئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالی عنہ کے گھر تقریباً پانچ مہینے تک فروکش رہے۔ اس عرصہ میں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالی عنہ کی نیاز مندی کے جو مناظر سامنے آئے وہ انہی کا حصہ ہیں۔ ایک مرتبہ پانی کا گھڑا ٹوٹ گیا اور خطرہ ہوا کہ کہیں پانی نیچے بہہ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اذیت کا سبب نہ بن جائے۔ آپ نے اپنا لحاف اٹھا کر پانی پر ڈال دیا اور خود شب سرما جاگ کر کاٹ لی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلا کہ میرا نیچے رہنا ابوایوب اور ام ایوب کے لئے سوہان روح بنا ہوا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اوپر تشریف لے گئے اور حضرت ابوایوب نے اپنے کنبہ کے ساتھ سکونت نیچے رکھ لی۔

صحبت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے اندر اطاعت اور اتباع کا جذبہ اس قدر پختہ کر دیا تھا کہ جب رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا بچا ہوا کھانا آپ کو عنایت فرماتے تو حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کے نشان تلاش کرتے اور پھر ان پر انگلیاں رکھ رکھ کر طعام تناول فرماتے۔

ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا تناول نہ فرمایا۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ چونکہ میزبان تھے۔ آپ نے استفسار فرمایا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانا نہ کھانے کا سبب کیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمانے لگے کہ کھانے میں لہسن تھا اور میں لہسن پسند نہیں کرتا۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یارسول اللہ جو آپ کو ناپسند ہے اسے میں ہمیشہ ناپسند رکھوں گا۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب زندگی اگر غور سے پڑھی جائے تو چند چیزیں نہایت نمایاں دکھائی دیں گی۔

عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

راہ دین میں جہاد

اصول دین پر استقامت

طلب علم میں شوق فراواں

حق گوئی میں شمشیر آب دار بنے رہنا

www.shahjee.net

عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اندازہ اس بات سے لگایا جائے کہ وصال نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ قبر انور پر ایک روز اس طرح مستاں و بیچاں بیٹھے تھے کہ بار بار آپ کا سر ناز ضریح مبارک سے جا لگتا تھا اتفاق سے مروان کا وہاں سے گذر ہوا اور اس نے حضرت کے اس فعل پر اعتراض داغ دیا۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے تمہیں یہ مٹی دکھائی دیتی ہے میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا ہوں۔

غلبہ حق کے لئے جب بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کے لئے پکارا۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ انکے ساتھ رہے۔ بدر، احد، خندق اور دیگر کون سی جگہ ہے جہاں اس مجاہد نے مال و جان کی قربانی نہ دی ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلفا کے دور میں جتنی بھی لڑائیاں ہوئیں۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ دیگر مجاہدین کے ہمرکاب رہے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں امیر مدینہ ہونے کا شرف بھی حاصل رہا۔ اس دوران آپ کی ذات سے اہل مدینہ نہایت خوش تھے۔ حضرت حیدر کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آپ کو نہایت پیار تھا۔ اسی حوالہ سے آپ حضرت مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمیشہ پر جوش رفیق رہے۔ ایک موقع پر فرمانے لگے مجھے کیا ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بھائی کا ساتھ نہ دوں۔ لوگو! تمہیں یاد نہیں کہ جب مدینہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایک مہاجر اور ایک ایک انصاری کو بھائی بھائی بنا رہے تھے۔ مجھے مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھائی بنایا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے کہا کہ علی دنیا اور آخرت میں میرا بھائی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت آپ کی چشم نم سے ہمیشہ عکس ریز رہتی۔ محبوب خدا کی یاد نے آپ کو حفظ حدیث اور طلب دین کا متوالا بنا دیا تھا۔ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالی عنہ جس زمانہ میں مصر کے گورنر تھے حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالی عنہ کو پتہ چلا کہ ایک حدیث آپ کے پاس محفوظ ہے۔ آپ نے پیرانہ سالی میں مصر کا سفر فرمایا۔ وہاں پہنچ کر آپ نے حضرت عقبہ رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث سیکھی اور واپس مدینہ شریف کی طرف کوچ فرمایا۔ حضرت عقبہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کچھ دن آپ کو روکنا چاہا لیکن آپ نے یہ کہہ کر اجازت لے لی کہ تمہاری مہمان نوازی سے مجھے مدینتہ الرسول صلی اللہ علی نبینا الکریم کا سفر زیادہ محبوب ہے۔

وجہ نشاط قلب و نظر ہے دیار پاک
تاباں ہے مثل کاہکشاں رہگذر کی خاک
انوار مصطفٰی سے مدینہ ہے تابناک
بیٹھی ہے جس کے حسن کی سارے جہاں میں دھاک

حق گوئی اور صدق پسندی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ جس زمانہ میں مصر کے گورنر تھے ایک مرتبہ مغرب کی نماز میں ان سے تاخیر ہوگئی۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالی عنہ فرمانے لگے۔

"عقبہ یہ کیسی نماز ہے؟"

حضرت عقبہ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا ایک کام کی وجہ سے تاخیر ہوگئی ہے۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا۔

" تم صاحب رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہو تمہارے ہر فعل سے گمان ہوگا کہ شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز تعجیل سے ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔"

www.shahjee.net

حضرت عبدالرحمٰن نے کسی جنگ میں چند قیدیوں کے ہاتھ پاؤں بندھوائے اور انہیں قتل کروا دیا۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالی عنہ کو پتہ چلا تو آپ نے سخت گرفت فرمائی اور کہا کہ میں تو مرغی کو بھی اس طرح قتل کرنا پسند نہیں کرتا چہ جائیکہ انسانوں کو یوں قتل کیا جائے۔

رحمت دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قسم کے وحشیانہ قتل سے منع فرمایا ہے۔

ایک مرتبہ شام اور مصر میں دیکھا کہ پاخانے قبلہ رخ بنے ہوئے ہیں تو آپ نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیثیں سنائیں جن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے۔

صحابہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین آپ کو نہایت عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ جب کسی مسئلہ میں اشکال ہو جاتا حضرت رضی اللہ تعالی عنہ کی رائے کو قطعی تصور کیا جاتا۔

ایک مرتبہ آپ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس بصرہ تشریف لائے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنا گھر انکے لئے خالی کر دیا اور کہا ابوایوب تم وہ ہو جس نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنا گھر خالی کر دیا تھا۔

طبیعت میں حیا کا غلبہ حد درجہ زیادہ تھا۔ اگر کہیں غسل کرنا ہوتا تو چار طرف کپڑا تان لیتے اور کمال ستر کا اہتمام فرماتے۔

قرآن مجید کی تلاوت سے شغف کی حد تک محبت تھی۔ ساری ساری رات عبادت میں کٹ جاتی۔ قرآن مجید کی تلاوت فرماتے رہتے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجتے رہتے۔

آپ بڑے جذب وشوق سے لوگوں کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث سناتے۔

جب نماز پڑھو تو یوں کہ معلوم ہو کہ یہ تمہاری زندگی کی آخری نماز ہے۔

ایسی بات مت کرو جس پر تمہیں بعد میں معذرت خواہ ہونا پڑے۔

جو کچھ لوگوں کے ہاتھ میں ہو اس سے مایوس رہنے کا التزام برتو۔

۵۷ ھ میں مسلمان جب روم پر حملہ آور ہو رہے تھے تو حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالی عنہ پیرانہ سالی کے باوجود سینے میں شوق جہاد لئے اس کاروان عشق میں شامل تھے۔ اس موقع پر آپ نے تاریخی جملہ ادا فرمایا تھا کہ "ہلاکت جہاد میں نہیں ترک جہاد میں ہے"۔ سوئے اتفاق کہ اس سفر جہاد میں ایک بیماری پھیل گئی اور سینکڑوں لوگ وبا کا شکار ہو گئے۔

حضرت خالد بن زید

میزبان رسول

غلام نبی

امین علم

رشک صداقت

داعی حب وعشق بھی اسی وبا کا شکار ہو گئے۔ جب بیماری بڑھ گئی تو آپ نے فرمایا۔

اذھبوا بحسبانی-----

بعیدا-----

بعیدا-----------فی ارض الروم

سن لو !

تم میرے انتقال کے بعد-----

میرا جنازہ اٹھا کر-----

دور بہت دور تک-----

جہاں تک ہو سکے------

میری میت جا کر دفنا دینا-----

اس لئے انہیں یقین تھا کہ دعائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان کا قیامت تک حصار ہو گی۔

www.shahjee.net

ایک موقع پر آپ جان دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت میں پہرہ دے رہے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو دیکھ کر اتنا خوش ہوئے کہ آپ نے دعا فرمائی۔

"اے ابوایوب! اللہ تمہیں
اپنی امان میں رکھے کہ تم
نے اسکے نبی کی نگہبانی کی"۔

آج بھی استنبول میں انکے مزار کے گرداگرد دعائے رسول کے اس حصار کو دیکھا جاسکتا ہے۔

صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم
کے روضہ سے پھوٹنے والی روشنی یورپ کی
طرف بڑھ رہی ہے۔

اللہ اکبر!

میزبان رسول فیض رسول کا قاسم بن کر۔۔۔۔۔
نئے سے نئے جہاں دہلیز نور پر کھینچ رہا ہے۔۔۔۔ ! !
سلام ہو اس کی ذات پر۔۔۔۔۔ ! !
سلام ہو اس کے افکار پر۔۔۔۔۔ ! !
سلام ہو اس کے زندہ جذبوں پر۔۔۔۔۔ ! !
سلام ہو اس کے اشواق واذواق پر۔۔۔۔۔ ! !
اور سلام ہو اس کی راہ پر چلنے والوں پر۔۔۔۔۔ ! !

اللہ اکبر!

کتنا عظیم انسان تھا۔۔۔۔! !
مولا ہمیں بھی ان کی راہ دے دے۔۔۔۔۔ ! ! !

♠♠♠♠♠♠♠♠♠

www.shahjee.net